

# 1 عمومی جائزہ

اس رپورٹ میں درج تجزیہ زیادہ تر مالی سال 14ء کی پہلی ششماہی (جولائی تا دسمبر 2013ء) تک محدود ہے تاہم اس میں مستقبل کے امکانات بھی شامل ہوں گے۔

جدول 1.1: پہلی ششماہی کے دوران منتخب معاشی اظہارے				
م 14ء <sup>ہ</sup>	م 14ء	م 13ء	م 12ء	
شرح نمو (فیصد)				
4.0	6.8	2.3	1.0	بڑے پیمانے کی اشیا سازی
27.2	16.8	5.7	27.1	نگین حاصل (ایف پی آر)
8.0	8.9	8.3	10.9	صارف اشاریہ قیمت (مدتی اوسط)
دستیاب نہیں	9.6	3.1	6.2	نئی شعبے کو قرضہ
دستیاب نہیں	6	8	5.7	رشد زر (زر 2)
ارب امریکی ڈالر				
دستیاب نہیں	8.3	13.9	17	مجموعی سیال ذخائر <sup>1</sup>
15.1	7.8	7.1	6.3	ترسیلات زر
دستیاب نہیں	0.4	0.6	0.5	پاکستان میں براہ راست سرمایہ کاری
-2.9	-1.6	-0.1	-2.4	جاری کھاتے کا توازن
فیصد جی ڈی پی				
6.3	2.1	2.7	2.7	مالیاتی خسارہ
ہ = ہدف				
<sup>1</sup> 31 دسمبر کو۔				
ماخذ: بینک دولت پاکستان، وزارت خزانہ اور پاکستان دفتر شماریات				

مالی سال 14ء کی پہلی ششماہی کے آخر تک ملک کے معاشی اظہاروں میں واضح بہتری پیدا ہو گئی تھی۔ گرانی کا دباؤ گھٹ گیا ہے (نومبر کے بعد)، زر مبادلہ کے ذخائر اور دسمبر 2013ء میں پاکستانی روپے کی مساوات پر دباؤ کم ہو گیا ہے، بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں بہتری دکھائی دے رہی ہے جسے نئی شعبے کے قرض سے مزید سہارا مل رہا ہے، اور جیسا کہ وزارت خزانہ نے بتایا ہے، جی ڈی پی کی فیصد کے لحاظ سے مالیاتی خسارہ م 14ء کی پہلی ششماہی میں کم ہو گیا ہے (جدول 1.1)۔

م 14ء کی دوسری ششماہی میں مالیاتی اور بیرونی حسابات میں بہتری کا انحصار تھری جی لائسنسوں کی نیلامی کی متوقع آمدنی اور اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقوم کی آمد پر ہے۔<sup>1</sup> تاہم اگر متوقع سرکاری بیرونی رقوم

(مثلاً پی ٹی سی ایل کی نجکاری کی آمدنی، اوجی ڈی سی ایل کا جی ڈی آر، نیابورو بانڈ اور کثیر فریقی قرض دہندگان سے ملنے والے نئے قرضے) م 14ء کی دوسری ششماہی میں آئیں تو اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ کے ذخائر کا پورے سال کے ابتدائی تخمینے سے متجاوز ہونے کا امکان ہے۔ اس سے منسلک ایک اور صورت حال یہ ہے کہ مارچ 2014ء میں بازار مبادلہ کے احساسات میں نمایاں تبدیلی ہوئی ہے، پاکستانی روپے کی قدر خاصی بڑھ گئی ہے اور اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ کے ذخائر م 14ء کی تیسری سہ ماہی کے ہمارے تخمینوں سے متجاوز کر گئے ہیں۔ بیرونی حوالے سے ہونے والا یہ فائدہ اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں 1.5 ارب ڈالر کی غیر متوقع آمد سے منسوب کیا جاسکتا ہے جس سے منڈی میں توقعات پیدا ہوئی ہوں گی کہ پاکستان کو م 14ء کی چوتھی سہ ماہی میں تیل کی ادائیگیاں مؤخر کرنے کی سہولت مل سکتی ہے۔ اس کی وجہ سے م 14ء کی بقیہ مدت

<sup>1</sup> م 14ء کی دوسری ششماہی کے دوران 702 ملین ڈالر ملنے کی توقع ہے، جن میں سے 352 ملین ڈالر فروری 2014ء میں وصول ہو چکے ہیں۔

میں گرانٹی کی توقعات کی شدت کم ہونے کے ساتھ بازار میں شرح سود کا منظر نامہ بھی بدل گیا ہے۔ اسٹیٹ بینک کا تخمینہ ہے کہ م س 14ء میں اوسط گرانٹی 8.5 سے 9.5 فیصد کے درمیان رہے گی۔

### 1.1 معاشی جائزہ

م س 14ء میں جی ڈی پی نمو کا ہدف حاصل کرنے کے امکانات زراعت کی توقع سے کم کارکردگی سے متاثر ہو سکتے ہیں۔ اس کا سبب کپاس کی پیداوار میں سال بسال کمی ہے جس سے چاول، گنے اور گندم کی پیداوار میں ہونے والے فوائد کا اثر زائل ہونے کا امکان ہے۔<sup>2</sup> مثبت امر یہ ہے کہ بڑے پیمانے کی ایشیا سازی م س 14ء کی پہلی ششماہی میں بدستور مضبوط نمو کی حامل ہے جو ملک کی مجموعی اقتصادی نمو کے لیے اچھا شگون ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بڑے پیمانے کی ایشیا سازی مجموعی جی ڈی پی کا 10.2 فیصد ہے اور اس کے خدمات خصوصاً تھوک و خوردہ تجارت اور ٹرانسپورٹ پر اثرات ہوتے ہیں (باب 2)۔ بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کی بحالی کو توانائی کے متبادل ذرائع میں سرمایہ کاری، (گردشی قرضے کے تصفیے کے بعد) بجلی کی بہتر رسد، پچھلے چند برسوں کے دوران (اسٹیل، کاغذ، کھاد، مشروبات اور بڑے شعبوں میں) استعداد میں اضافے اور نجی شعبے کے کاروبار کو ملنے والے قرضوں خصوصاً معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں اضافے سے مزید تقویت ملی ہے۔<sup>3</sup>

نجی شعبے کے کاروبار کو دیے گئے قرضے میں م س 13ء کی پہلی ششماہی کے 146.5 ارب روپے کے مقابلے میں م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران 271.8 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ یہ اضافہ ایشیا سازی کے شعبے میں استعمال ہوا (باب 3)۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ نجی شعبے کے کاروبار کے قرضوں کا پورا 18.9 فیصد اضافہ معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں ہوا۔

نجی شعبے کے قرضوں میں اضافے کے علاوہ کمرشل بینکوں سے حکومتی قرض گیری بھی م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں بڑھی۔ پہلی سہ ماہی میں شرح سود میں اضافے کی توقع کے باعث کمرشل بینکوں نے طویل مدتی حکومتی پیپر میں سرمایہ کاری کرنے سے گریز کیا۔ تاہم ستمبر 2013ء میں پالیسی ریٹ میں 50 بی پی ایس اضافے کے بعد یہ صورت حال بدل گئی۔ نتیجے کے طور پر مالیاتی حکام نے م س 14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران کمرشل بینکوں سے 188.1 ارب روپے حاصل کیے جبکہ سال کی پہلی سہ ماہی میں 179.1 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی تھی۔ تاہم حکومت آئی ایم ایف کے ساتھ طے شدہ حد کے مطابق اسٹیٹ بینک سے قرض گیری کو محدود نہ کر سکی۔ مزید یہ کہ جمیما کہ پہلی سہ ماہی میں ہوا تھا، اسٹیٹ بینک ایکٹ میں بیان کردہ صفر قرض گیری کی سہ ماہی حد بھی اس سہ ماہی میں پوری نہ ہو سکی۔<sup>4</sup> بہر کیف، فروری اور مارچ 2014ء میں دو طرفہ رقوم کی آمد اور م س 14ء کی دوسری ششماہی میں متوقع دیگر بیرونی رقوم سے ان اہداف کا حصول آسان ہونا چاہیے۔

حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران گھٹتے ہوئے مالیاتی خسارے نے حکومت کی مالکاری کی ضروریات کم کر دیں۔<sup>5</sup> م س

<sup>2</sup> تازہ ترین تخمینوں کے مطابق م س 14ء میں چاول کی پیداوار 6.4 ملین ٹن ہونے کا امکان ہے جبکہ ہدف 6.2 ملین ٹن کا ہے۔ اس کے مقابلے میں م س 14ء کے لیے گنے کی 63 ملین ٹن پیداوار 65 ملین ٹن کے ہدف سے کم رہے گی۔

<sup>3</sup> م س 14ء کی پہلی ششماہی میں معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں 6.8 فیصد اضافہ ہوا جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 2.8 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

<sup>4</sup> مرکزی بینک سے خالص میزائیہ قرض گیری کا واجب الادا اسٹاک آخر دسمبر 2013ء میں 2611.1 ارب روپے تھا جبکہ آئی ایم ایف کی بالائی حد 2560 ارب روپے تھی۔

<sup>5</sup> م س 14ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارہ 540.1 ارب روپے تھا جبکہ م س 13ء کی پہلی ششماہی میں 624.7 ارب روپے رہا تھا۔

14ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالیاتی خسارہ کم ہو کر جی ڈی پی کے 2.1 فیصد تک رہ گیا جبکہ پچھلے برس اسی مدت میں 2.7 فیصد تھا جیسا کہ وزارت خزانہ نے بتایا۔ مالیاتی خسارے میں یہ کمی اخراجات گھٹنے اور محاصل میں اضافے کی وجہ سے ہوئی۔<sup>6</sup>

جیسا کہ ماضی میں ہو چکا ہے، مالیاتی کفایت شعاری کا اثر وفاقی اور صوبائی سطح دونوں کے ترقیاتی اخراجات پر پڑا۔ اس کا سبب بیرونی رقوم کے فقدان سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ ہمارے نقطہ نظر کے مطابق مالیاتی استحکام کے اس پہلو پر معیشت کے طویل مدتی امکانات کے تناظر میں ازسرنو غور کرنے کی ضرورت ہے۔ تاہم اخراجات جاریہ کی نمو بھی م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران کم ہوئی جس کی وجہ اس مدت کے دوران زراعت میں کمی تھی (زراعت اور سودی ادائیگی کو منہا کر کے اخراجات جاریہ میں 15.0 فیصد سال بسال کا اضافہ ہوا۔ دیکھئے باب 4)۔ بجلی کے شعبے کے مالیاتی بوجھ کو کم سے کم کرنے کے لیے اکتوبر 2013ء میں رہائشی صارفین کے لیے بجلی کے نرخ بڑھا دیے گئے۔ وصولیوں پر اس اقدام کا اثر ابھی تک ظاہر نہیں ہوا تاہم بجلی کے شعبے کی واجب الادا رقوم م س 14ء کی پہلی ششماہی میں پھر جمع ہو گئی ہیں۔ اس سے مالیاتی کھاتے کی اُس بہتری کی پائیداری کے بارے میں کچھ سوالات اٹھتے ہیں جو م س 14ء کی پہلی ششماہی میں دیکھی گئی تھی۔

جہاں تک محاصل کا تعلق ہے، ایف بی آر کی ٹیکس وصولیوں میں م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران معتد بہ اضافہ ہوا لیکن ششماہی ہدف 80 ارب روپے کے فرق سے رہ گیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پورے سال کا ہدف حاصل کرنے کے لیے م س 14ء کی دوسری ششماہی میں ٹیکس وصولیاں 36.6 فیصد بڑھنی چاہئیں<sup>8</sup> جو گزشتہ کئی برسوں کی ٹیکس وصولیوں اور اب تک کی گئی ٹیکس اصلاحات کے اصل اثر کے پیش نظر دشوار معلوم ہوتا ہے۔<sup>9</sup> مزید برآں پچھلے سال کی اسی مدت کی بہ نسبت م س 14ء کی پہلی ششماہی میں اتحادی سپورٹ فنڈ کی پست تر رقوم کے باعث نان ٹیکس محاصل میں بھی سست روی دیکھی گئی۔<sup>10</sup>

بجٹ خسارے میں کمی سے ملکی قرضے کے جمع ہونے کی رفتار م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں کم ہو گئی۔ اس کے ہمراہ م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں آئی ایم ایف کو 1.2 ارب ڈالر کی بھاری ادائیگی اور سازگار شرح مبادلہ نے اس عرصے کے دوران سرکاری قرضے کے اسٹاک میں تھوڑی کمی کو ممکن بنایا۔<sup>11</sup>

6 مالیاتی اخراجات م س 14ء کی پہلی ششماہی میں 6.6 فیصد سال بسال بڑھ گئے جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 25.5 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ ٹیکس محاصل میں م س 14ء کی پہلی ششماہی میں 15.7 فیصد سال بسال کا اضافہ ہوا جبکہ پچھلے سال کے اسی عرصے میں 12.0 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

7 7 مارچ 2014ء کو قومی اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں پانی و بجلی کے وزیر نے قومی اسمبلی کو بتایا کہ آخر دسمبر 2013ء میں بجلی کے شعبے کی واجب الادا رقوم 246.2 ارب روپے تھیں۔ اگر حکومت وصولیوں کی واجب الادا رقوم شعبہ بجلی کو بر مقام (at source) ادا کر دیتی ہے تو آئندہ اس رقم کا کچھ حصہ کم ہو سکتا ہے۔

8 اسٹیٹ بینک کے داخلی تخمینوں کے مطابق ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں م س 14ء کی پہلی ششماہی کے ششماہی ہدف کا 92.8 فیصد تھیں۔

9 گزشتہ پانچ برسوں میں ایف بی آر کے محاصل میں دوسری ششماہی کے دوران اوسطاً 13.4 فیصد سال بسال کا اضافہ ہوا۔

10 م س 14ء کی پہلی ششماہی میں اتحادی سپورٹ فنڈ کی 34 ارب روپے آئے جبکہ پچھلے برس اسی مدت میں 172 ارب روپے آئے تھے۔ م س 14ء کی دوسری ششماہی کے دوران فردری مارچ 2014ء میں دو طرفہ رقوم کی آمد کے باعث مجموعی نان ٹیکس محاصل میں یکبارگی اضافہ ہو سکتا ہے۔

11 م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں جاپانی ین کی قیمت میں 6.8 فیصد کمی کے نتیجے میں اسی مدت کے دوران سرکاری بیرونی قرضے کے اسٹاک کی روپے میں قدر 78.9 ارب روپے کم ہو گئی۔ پھر م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں پاکستانی روپے کی قدر میں اضافہ (آخر مدت کی شرح مبادلہ کی بنیاد پر) اس مدت کے دوران سرکاری بیرونی قرضے کے اسٹاک کی روپے میں قدر کو مزید 16.2 ارب روپے گھٹانے کا باعث بنا۔

سرکاری قرضے کے اسٹاک میں اس کمی سے قطع نظر ہمیں پاکستان کے قرضے کے خا کے حوالے سے تشویش ہے کیونکہ اس کی ہیئت ترکیبی میں قلیل ترین میعادوں (یعنی سہ ماہی ٹی بلز) کی طرف تیزی سے رجحان بڑھا ہے۔ ان حالات کو صحیح تناظر میں دیکھا جائے تو آخر دسمبر 2013ء میں سہ ماہی ٹی بلز کا حصہ بڑھ کر ملکی قرضے کے اسٹاک کا 19.5 فیصد ہو گیا جبکہ آخر جون 2013ء میں محض 1.8 فیصد تھا۔<sup>12</sup> جیسا کہ پہلے واضح کیا گیا، اس کی وجہ سے حکومت کے لیے اجرائے ثانی اور شرح سود کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قلیل مدتی قرضے پر ضرورت سے زیادہ انحصار کی وجہ سے یہ امکان ہے کہ اگر شرح سود میں منفی اتار چڑھاؤ ہو تو حکومت کی مالیاتی استحکام کی کوششیں بے اثر ہو جائیں۔<sup>13</sup>

اسٹیٹ بینک اپنے اس نقطہ نگاہ پر قائم ہے کہ پاکستان کے ملکی قرضے کو از سر نو متوازن کر کے طویل مدتی پیمبر کی طرف لانا ضروری ہے تاہم م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں بہتری کا رجحان تھا جو تیسری سہ ماہی میں برقرار ہے۔ اس سہ ماہی میں حکومت نے پی آئی بی کے ذریعے 105.6 ارب روپے حاصل کیے جو چار سہ ماہیوں بعد صحیح کی جانے والی بلند ترین رقم تھی۔ مزید یہ کہ 26 فروری 2014ء کو ہونے والی نیلامی مزید حوصلہ افزا تھی: صرف ایک نیلامی میں حکومت نے طویل مدتی مالکاری کے 240.7 ارب روپے اکٹھا کیے۔ منڈی کے احساسات میں یہ تبدیلی گرانی کے گرتے ہوئے امکانات سے منسوب کی جاسکتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ بازار میں شرح سود مزید بڑھنے کی توقع نہیں کی جارہی۔ بیرونی شعبے میں جو حالیہ فائدہ ہونے ہیں ان سے احساسات میں اس تبدیلی کو تقویت ملتی ہے۔

عمومی گرانی م س 13ء کی پہلی ششماہی کے 8.3 فیصد کے مقابلے میں م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران اوسطاً 8.9 فیصد ہو گئی۔<sup>14</sup> سہ ماہی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں گندم کے آٹے کی قیمتوں، جی ایس ٹی کی شرح میں اضافے اور تلف پذیر غذائی ایشیا کی قیمتوں میں تغیر پر اثر م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں بجلی کے نرخوں میں اضافے کی وجہ سے مزید بڑھ گیا۔ بجلی کے نرخوں میں اضافہ یکبارگی ہے جو شعبہ توانائی کے ساختی مسائل حل کرنے کے لیے ضروری تھا۔ چنانچہ گندم کے آٹے، تلف پذیر غذائی ایشیا، بجلی کے نرخوں اور ٹرانسپورٹ کا گرانی میں مجموعی حصہ دوسری سہ ماہی میں بڑھ کر 39.3 فیصد تک پہنچ گیا جبکہ م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں 27.2 فیصد تھا۔ تاہم تلف پذیر غذائی ایشیا کی رسد میں اضافے اور ڈالر کے مقابلے میں روپے میں استحکام آنے کے باعث دسمبر 2013ء صورت حال بہتر ہوئی۔ چنانچہ گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت دسمبر 2013ء میں گر کر 9.2 فیصد رہ گئی جبکہ نومبر 2013ء میں یہ دو ہندسی ہو گئی تھی۔ مہنگائی میں کمی کا یہ رجحان جاری رہنے کا امکان ہے۔

بیرونی محاذ پر م س 14ء کی پہلی ششماہی میں جاری کھاتے کا خسارہ بڑھ کر 1.6 ارب ڈالر ہو گیا جبکہ م س 13ء کی پہلی ششماہی میں 0.1 ارب ڈالر تھا۔ تاہم یہ تمام اضافہ م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں دیکھا گیا جبکہ دوسری سہ ماہی میں خسارے میں سال بسال کمی ہوئی۔ م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں یہ بہتری پچھلے سال کی اسی مدت کے مقابلے میں تریلا ت زر کی آمد اور تجارتی خسارے میں کمی کے باعث ہوئی۔<sup>15</sup>

12 ملکی قرضے میں قلیل مدتی قرضے کا حصہ آخر دسمبر 2013ء میں بڑھ کر 57.4 فیصد ہو گیا جبکہ آخر جون 2013ء میں 54.6 فیصد تھا۔

13 موجودہ مالیاتی استحکام کا ایک مقصد ملک کے سرکاری قرضے کو کمی کے راستے پر گامزن کر کے پائیدار سطح پر لانا ہے۔ تاہم قلیل مدتی قرضے کے بڑے حصے کی موجودگی سے یہ خطرہ بڑھ جاتا ہے کہ قرضے کا اسٹاک شرح سود کی متغیر حرکات سے متاثر ہو۔ اس سے ملکی قرضے میں واپسی کا بوجھ بڑھ سکتا ہے جس سے مالیاتی خسارے میں مزید اضافہ ہو جائے گا اور قرضے کا اسٹاک بلند ہو جائے گا۔ تفصیلات کے لیے دیکھئے آئی ایم ایف کنٹری رپورٹ نمبر 14/1، جنوری 2014ء۔

14 م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں عمومی گرانی بڑھتی رہی اور اوسطاً 9.7 فیصد تک پہنچ گئی جبکہ پہلی سہ ماہی میں 8.1 فیصد تھی۔

15 م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں جاری کھاتے کا خسارہ 385 ملین ڈالر تھا جبکہ م س 13ء کی اسی سہ ماہی میں 522 ملین ڈالر رہا تھا۔

بہر حال ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر آمد رقوم نہ ہونے اور آئی ایم ایف کو بھاری ادائیگیوں کے باعث آخر نومبر 2013ء تک دباؤ میں رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آخر نومبر 2013ء تک اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر 3.0 ارب ڈالر تک پہنچ گئے جبکہ مذکورہ ماہ میں پاکستانی روپے کی قیمت میں 1.5 فیصد کمی ہوئی (باب 5)۔ تاہم دسمبر 2013ء میں صورت حال بہتر ہوئی جب آئی ایم ایف سے 554 ملین ڈالر کی توسیعی فنڈ سہولت کی دوسری قسط ملی اور اس ماہ جاری کھاتے میں فاضل دیکھا گیا۔ درحقیقت دسمبر 2013ء میں پاکستانی روپے کی قیمت میں 3.0 فیصد اضافہ ہوا جبکہ جولائی سے نومبر 2013ء کے دوران اس میں ڈالر کی نسبت 8.2 فیصد کمی ہو چکی تھی۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ آئی ایم ایف کے ساتھ ملے شدہ اسٹیٹ بینک کا خالص بین الاقوامی ذخائر کا تطبیقی ہدف برائے آخر دسمبر 2013ء پورا ہو گیا۔

## 1.2 مستقبل کے امکانات

جدول 1.2: اہم معاشی اظہاریوں کی پیش گوئیاں			
اسٹیٹ بینک کی پیش گوئی	آئی ایم ایف کی پیش گوئی	اصل ہدف	
شرح نمو (فیصد)			
3.5 - 4.5	3.1	4.4	جی ڈی پی
8.5 - 9.5	7.9	8.0	گرانی بٹھاؤ صارف اشاریہ قیمت
13.0 - 14.0	13.8	لاگو نہیں ہوتا	رشد زر (زر)
ارب امریکی ڈالر			
14.5 - 15.5	14.7	15.1	ترسیلات زر
26.0 - 26.5	26.9	26.6	برآمدات (ایف او بی - بی او بی)
42.0 - 43.0	43.4	43.3	درآمدات (ایف او بی - بی او بی)
< 3.5	2.3	2.9	جاری کھاتے کا خسارہ
فیصد جی ڈی پی			
6.0 - 7.0	5.5	6.3	مالیاتی خسارہ
ماخذ: بینک دولت پاکستان، منصوبہ بندی کمیشن اور آئی ایم ایف			

معیشت کا منظر نامہ دوسری ششماہی کے دوران مالیاتی کھاتے میں غیر یقینی کیفیات کے زیر اثر رہے گا۔ تاہم بیرونی محاذ پر اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر مارچ 2014ء میں خاصے بہتر ہو گئے۔ نہ صرف پاکستان نے آئی ایم ایف کو قرض کی بھاری ادائیگیاں کیں بلکہ آخر جون 2014ء سے پہلے عالمی مالی اداروں سے خاصی رقوم آنے کی توقع ہے۔ منڈی نے خلیج تعاون کونسل کے ایک ملک سے 1.5 ارب ڈالر کی غیر متوقع وصولی پر بہت مثبت رد عمل ظاہر کیا ہے۔ مزید یہ کہ اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقوم بھی ملنے والی ہیں۔ ترسیلات زر میں بھرپور نمود کھائی دے رہی ہے اور اجناس کی عالمی قیمتیں مستحکم رہنے کا امکان ہے۔ اگر اتحادی سپورٹ فنڈ کی ملے شدہ رقوم اور تھری جی کی آمدنی حکومت کو مل جاتی ہے تو

جاری کھاتے کا خسارہ پورے سال کے لیے 13.5 ارب ڈالر سے کم رہنے کا امکان ہے (جدول 1.2)۔

جہاں تک مالی کھاتے کا تعلق ہے، بلند تر ترقیاتی اخراجات اور واپسی قرض میں متوقع اضافہ دوسری ششماہی میں مجموعی اخراجات کو بڑھائے گا۔ اگر جولائی 2014ء سے قبل اتحادی سپورٹ فنڈ اور تھری جی لائسنس کی متوقع آمدنی کا حساب رکھا جائے<sup>16</sup> تو بھی مجموعی مالیاتی خسارہ جی ڈی پی

16 تھری جی لائسنس کی نیلامیاں بروقت ہو گئیں تب بھی سیلور کمپنیوں کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ لائسنس کی فیس کا 50 فیصد پانچ سال میں ادا کریں جس سے س 14ء میں پاکستان کا مالیاتی کھاتہ متاثر ہو سکتا ہے (ماخذ: انفارمیشن میٹروپول: دی ایوارڈ آف 2100 میگا ہرٹز اور 800 میگا ہرٹز اپیکسٹرم: دی نیکیسٹ جرنیشن موبائل سروسز ایوارڈ، پی ٹی اے

(http://www.pta.gov.pk/media/im\_250214.pdf)

6.0 سے 7.0 فیصد کی حدود میں رہنے کا امکان ہے۔ پورے سال کی مالیاتی صورت حال کا انحصار سال کے آخر میں زراعت کی ادائیگیوں، شعبہ بجلی میں گردش قرضے کے تصفیے کی ممکنہ ضرورت، سیلور کمپنیوں کی اختیار کردہ تھری جی لائسنس کی ادائیگی کی شرائط اور ایف بی آر کی کارکردگی پر ہوگا۔ اگر فروری اور مارچ 2014ء کی رقوم کی آمدنی ایس ڈی پی میں شامل کی جاتی ہے تو مالی مسائل میں کمی آئی چاہیے۔

حقیقی پیداوار کے شعبے میں جی ڈی پی نمو کے 3.5 سے 4.5 فیصد کے درمیان رہنے کا امکان ہے۔ اصل تشویش زراعت کی کارکردگی توقع سے کم رہنے کی ہے۔ تاہم بڑے پیمانے کی ایشیا سازی سالانہ ہدف برائے م س 14ء میں مندرجہ نمونہ کا ہدف حاصل کر سکتی ہے گوکہ م س 14ء کے ابقیہ حصے کے دوران کھاد اور چینی میں اضافہ قدرست پڑے گا۔ مزید یہ کہ خدمات پر ٹھوس اعداد و شمار دستیاب نہیں تاہم مختلف ذیلی مدوں کی کارکردگی کے حوالے سے ملے جلے اشارے مل رہے ہیں: تھوک و خوردہ تجارت اور ٹیلی کام میں گذشتہ برس کی نسبت بہتری کا امکان ہے جبکہ مالیات اور بیمہ کی کارکردگی م س 14ء کے دوران سست رہنے کی توقع ہے۔

دسمبر 2013ء میں گرانی کا دباؤ کم ہو گیا ہے، عمومی صارف اشاریہ قیمت کی نمو جنوری فروری 2014ء میں کم ہو کر 7.9 فیصد رہ گئی جبکہ دسمبر 2013ء میں 9.2 فیصد تھی۔ اس کا سبب غذائی گرانی کا استحکام، پیٹرولیم کی خوردہ قیمتوں میں حالیہ کمی اور پاکستانی روپے کی مساوات میں استحکام اور حالیہ اضافہ ہے۔ مزید برآں، جنوری 2014ء کے تازہ ترین اسٹیٹ بینک آئی بی اے اعتماد صارفین سروے اور گرانی کی توقعات سروے سے ظاہر ہوتا ہے کہ گرانی کی توقعات کم ہو رہی ہیں۔ ان عوامل کی بنیاد پر ہمارا تخمینہ یہ ہے کہ گرانی 8.5 اور 9.5 فیصد کے درمیان رہے گی بشرطیکہ حکومت گیس کے گھریلو نرخوں میں اضافہ نہ کرے جو جنوری 2014ء میں ہونا تھا۔

معاشی صورت حال حوصلہ افزا ہے تاہم پائیدار بہتری کے لیے بہر حال عمیق ساختی اصلاحات درکار ہیں۔ بیکاری نظام سے مالکاری کا دباؤ گھٹانے کے لیے مالیاتی خسارے میں ٹھوس کمی بے حد ضروری ہے، جو اس لیے بھی اہم ہے کہ نجی شعبے کی جانب سے قرضے کے استعمال میں حالیہ اضافے کو تقویت دی جاسکے۔ یہ بڑے پیمانے پر ایشیا سازی میں جاری بہتری کے لیے اہم عنصر ہے۔ اہم تر امر یہ ہے کہ بڑے پیمانے پر ایشیا سازی میں پائیدار بہتری سے روزگار کی تخلیق، کفایت، حجم، تکنیکی ترقی اور معیشت کے دوسرے شعبوں پر ضمنی (spill-over) اثرات کی صورت میں ملک کے طویل مدتی نمو کے مقاصد حاصل ہو سکتے ہیں۔

تاہم ٹیکس محاصل بڑھانے کے اقدامات مالیاتی نظام کے ساختی مسائل پر توجہ مرکوز کرنے کے بجائے مصلحت کو پیش نظر رکھتے ہوئے کیے گئے ہیں۔ اس بات کو یقینی بنانے کی ضرورت بھی ہے کہ مالیاتی استحکام کا معاشی نمو پر کم سے کم اثر ہو۔ خاص طور پر ٹیکس کی اصلاحات ان مسائل سے نمٹنے کے لیے ہونی چاہئیں:

(i) وسیع ٹیکس مستثنیات کو ختم کر کے ٹیکس اساس کو بڑھانا، (ii) ایف بی آر کے امیج میں بہتری اور ٹیکس چوری کو کم سے کم کرنے کے لیے رساؤ کے خلاف کارروائی کرنا، اور (iii) ٹیکس کے حوالے سے تعمیل اور انتظام کی استعداد بڑھانا۔ اسی طرح شعبہ توانائی میں وسیع البینا اصلاحات اور نقصان میں جانے والی پی ایس ایز کی تشکیل نو مالیاتی بوجھ کم کرنے اور ترقیاتی اخراجات کی گنجائش پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے۔ ہمارے

خیال میں سرکاری شعبے کی بحالی سے نجی شعبے کے لیے قرضے کے مواقع اور گنجائش بڑھے گی۔ ان تمام مسائل کے علاوہ داخلی سلامتی کے معاملات ملکی معاشی سرگرمیوں کے لیے بدستور مسئلہ بنے ہوئے ہیں۔ جب تک ان مشکلات کا حل نہیں نکلتے گا ملکی سرمایہ کاری کو بحال کرنا بہت دشوار ہوگا جو ملک کو بلند نمو کے راستے پر گامزن کرنے کے لیے درکار ہے۔